جانشین امیر شریعت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ

۲۲ رجب کے کونڈے اور اُن کی حقیقت

تاریخی معلومات کے مطابق ''جعفری کونڈوں'' کے نام پر ''بغض معاویہ کی علامت'' کے طور پر ''رسم بد'' اور ''بدعت سیئہ'' ۱۹۰۶ء میں رام پور (یوپی، بھارت) سے شروع ہوئی۔ اس کی ابتداء کرنے والا مشہور رافضی بغضِ امیر معاویہ کا، لا علاج مریض ''امیر مینائی کا تبرائی خاندان'' ہے، جس نے خاص طور پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض و حسد کی بنا پر اس ''رسم بد'' کو جاری کیا۔ یہ رسم قبیح ۲۲ر رجب کو پوری کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ رسم شیعہ کے چھٹے امام سیدنا جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ کی ''نیاز'' ہے۔ حالانکہ ۲۲ر رجب نہ تو حضرت جعفر صادقؒ کا یوم ولادت ہے اور نہ ہی یوم وفات ہے۔ کیونکہ حضرت جعفر صادقؒ کی ولادت باسعادت ۸ر رمضان المبارک ۸۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۵ر شوال المکرم ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ اس لحاظ سے حضرت موصوف امت کے امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمتہ اللہ علیہ کے ہم عصر اور تقریباً ہم عمر ہیں (تذکرۃ الحفاظ للامام شمس الدین الذہبی رحمتہ اللہ علیہ ص ۱۵۰، ج ۱) بلکہ ۲۲ر رجب دراصل خال المسلمین، کاتب الوحی المبین، فاتح شام و روم و افریقہ، امیر المؤمنین، امام المتقین، سیدنا و مولانا ''ابوعبدالرحمٰن''، ''ابویزید'' معاویہ بن سیدنا ابی سفیان سلام اللہ و رضوانہ علیہ کا یوم وفات ہے......!

اس رسم بد کی ایجاد کے بارے میں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے مرید خاص مصطفیٰ علی خان بریلوی نے اپنے پیر و مرشد کی سوانح حیات موسومہ ''جواہر المناقب'' کے حاشیہ پر مذکورہ بالا انکشاف کی تصدیق کی دیا اور اس میں مشہور سنی حنفی ،، بریلوی ادیب و شاعر جناب حامد حسن قادری مرحوم کا ایک بیان درج کیا ہے۔ قادری صاحب فرماتے ہیں۔ ''یہ نیاز سب سے پہلے ۱۹۰۶ء میں ریاست رام پور میں امیر مینائی لکھنوی خاندان سے نکلی اور وہ اس طرح کہ اس طرح کہ امیر مینائی لکھنوی کے فرزند خورشید احمد مینائی نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بغض میں اس رسم کے ذریعہ سے آپؓ کی وفات پر خوشی منائی''

انتہائی رنج و غم کا مقام ہے کہ ہمارے سنی بھائی بھی بلا تحقیق رافضی و سبائی پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر ایک جلیل القدر صحابی رسول کی (معاذ اللہ) سراسر توہین پر مشتمل اس ناپاک رسم کو اختیار کر چکے ہیں۔

حضرت جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت یا وفات سے اس ''یہودی رسم'' کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ محض ''بغض معاویہؓ'' کا ''سبائی کرشمہ'' اور ''تبرائی مظاہرہ'' ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق سنی حنفی بریلویوں کے مشہور مقتدیٰ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی نے حضرات خلفاء ثلاثہ نیز خلیفہ سادس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دین و دیانت کے متعلق کسی سائل کے استفسار کا بڑا واضح جواب دیا ہے۔ سیرت نبویہ کے موضوع پر حضرت قاضی عیاض المالکی رحمتہ اللہ علیہ کی تالیف ''الشفاء۔ بتعریف حقوق المصطفیٰ'' (ﷺ) ایک مشہور و مقبول کتاب ہے اور علامہ شہاب الدین احمد الخفاجی رحمتہ اللہ علیہ نے ''نسیم الریاض'' کے نام سے اُس کی ایک مفصل شرح لکھی جو اصل کتاب کی طرح خود بہت مستند اور مشہور و مقبول ہے۔ اس میں شارح کتاب علامہ خفاجی رحمتہ اللہ علیہ نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ علیہ کے مخالفین سبی، تبرائی رافضیوں کے متعلق مسلک حق ''اہل سنت و

الجماعت'' اور اجماع امت کے مطابق زبردست دینی غیرت وحمیت کا نمونہ ایک انتہائی اہم قابل تقلید وعبرت مستقل ''فتویٰ'' بھی دیا ہے۔ اور مولانا احمد رضا خان بریلوی نے استفسار کے جواب میں وہ فتویٰ بھی ساتھ شامل کر کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اپنے عقیدہ اور مسلک وموقف کی اعلانیہ تائید وتشہیر کردی ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا استفتاء اور علامہ خفاجی کے فتویٰ پر مشتمل اس کا مفصل جواب فاضل بریلوی کی مشہور کتاب ''احکام شریعت'' سے عوام اہل سنت والجماعت کو دینی ودنیاوی نصیحت وخیر خواہی کی تبلیغ نیز اُن کی علمی وروحانی تسلی وتشفی اور تصدیق وتسکین کے لئے درج ذیل کیا جارہا ہے۔

مسئلہ ۲۲؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۷ھ: علماء اہل سنت وجماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ آج کل اکثر سُنّی فرقۂ باطلہ کی صحبت میں رہ کر چند مسائل سے بدعقیدہ ہوگئے ہیں۔ اگرچہ حضور کی تصانیف کثیرہ میں ہر قسم کے مسائل موجود ہیں۔ لیکن احقر کی نگاہ سے یہ مسئلہ نہیں گزرا۔ اس واسطے اس کی زیادہ ضرورت ہوکہ:

''امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت زید کہتا ہے کہ'' وہ لالچی شخص تھے''یعنی انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور ''آل رسول'' (ﷺ) یعنی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑ کر ان کی خلافت لے لی اور ہزار ہا صحابہؓ کو شہید کیا۔ بکر کہتا ہے کہ ''میں اُن کو خطا پر جانتا ہوں کہ اُن کو امیر نہ کہنا چاہیے''

عمرو کا یہ قول ہے کہ'' وہ اجلہ صحابہ میں سے ہیں۔ اُن کی توہین کرنا گمراہی ہے'' ایک اور شخص جو اپنے آپ کو ''سُنی المذاہب'' کہتا اور کچھ علم بھی رکھتا ہے (حق یہ ہے کہ وہ نرا جاہل ہے) وہ کہتا ہے کہ'' سب صحابہؓ اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وحضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ (نعوذ باللہ منہا) لالچی تھے۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی نعش مبارک رکھی تھی اور وہ اپنے اپنے خلیفہ ہونے کی فکر میں لگے ہوئے تھے'' ان چاروں شخصوں کی نسبت کیا حکم ہے؟ اور ان کو سنت جماعت کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور حضور کا اس مسئلہ میں کیا مذہب ہے؟ جواب مدلل عام فہم ارقام فرمایئے۔ بینوا توجروا

الجواب: اللہ عزوجل نے سورۃ حدید میں صحابہ سید المرسلین ﷺ کی دو قسمیں فرمائیں۔ ایک وہ کہ قبل فتح مکہ مشرف بہ ایمان ہوئے اور راہِ خدا میں مال خرچ کیا، جہاد کیا۔ دوسرے وہ کہ بعد، پھر فرمایا وکلا وعد اللہ الحسنیٰ'' دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ فرمایا'' اور ان سے بھلائی کا وعدہ کیا ان کو فرماتا ہے۔

اولیٔک عنہا مبعدون لا یسمعون حسیساً و ھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون لا یحزنھم الفزع الاکبر و تتلقھم الملائکۃ ھذا یومکم الذی کنتم توعدون○

ترجمہ: '' وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔ اُس کے بھنک تک نہ سنیں گے۔ اور وہ لوگ اپنی جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ قیامت کی وہ سب سے بڑی گھڑی انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے اُن کا استقبال کریں گے۔ یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا دن جس کا تم سے وعدہ تھا''

رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابیؓ کی یہ شان اللہ عزوجل بتاتا ہے تو جو کسی صحابیؓ پر طعنہ کرے۔ اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے اور ان کے بعض معاملات، جن میں اکثر حکایات کاذبہ ہیں۔ ارشاد الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہل اسلام کا کام نہیں۔ رب عزوجل نے اسی آیت میں اُس کا منہ بند فرمادیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا واللہ بما تعملون

خبیرٌ اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کرو گے'' بایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا۔ اس کے بعد جو کوئی بکے، اپنا سر کھائے خود جہنم میں جائے۔ علامہ شہاب الدین خفاجی ''نسیم الریاض'' شرح شفاء امام قاضی ''بیاض'' میں فرماتے ہیں۔

و من یکون یطعمن فی معاویه فذاك من کلاب الهاویه

''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے''۔ ان چار شخصوں میں عمرو کا قول سچا ہے، زید و بکر جھوٹے ہیں۔ اور چوتھا شخص سب سے بدتر خبیث رافضی تبرائی ہے۔ امام کا مقرر کرنا ہر مہم سے زیادہ مہم ہے۔ تمام انتظام دین و دنیا اسی سے متعلق ہے اور حضور اقدس ﷺ کا جنازۂ انور اگر قیامت تک رکھا رہتا، اصلاً کوئی خلل محتمل نہ تھا۔ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے اجسام طاہرہ بگڑتے نہیں۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام بعدِ انتقال ایک سال کھڑے رہے۔ سال بھر بعد دفن ہوئے۔ جنازۂ مبارکہ حجرہ ام المومنین صدیقہ میں تھا۔ جہاں اب مزارِ انور ہے۔ اس سے باہر لے جانا نہ تھا۔ چھوٹا سا حجرہ اور تمام صحابہ کرامؓ کو اس نمازِ اقدس سے مشرف ہونا، ایک ایک جماعت آتی اور پڑھتی اور باہر جاتی۔ دوسری آتی۔ یوں یہ سلسلہ تیسرے دن ختم ہوا۔ اگر تین برس میں ختم ہوتا تو جنازۂ اقدس تین برس یوں ہی رکھا رہتا تھا کہ اس وجہ سے تاخیر دفنِ اقدس ضروری تھا۔ ابلیس کے نزدیک یہ اگر لالچ کے سبب تھا تو سب سے سخت تر الزام امیر المومنین مولیٰ علیؓ پر ہے، یہ تو لالچی نہ تھے، اور کفن دفن کا کام گھر والوں سے ہی متعلق ہوتا ہے۔ یہ کیوں تین دن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے؟ انہوں نہ رسول ﷺ کا یہ کام کیا ہوتا؟ پچھلی خدمت بجالائے ہوتے؟ تو معلوم ہوا کہ اعتراض ملعون ہے اور جنازۂ انور کا جلد دفن نہ کرنا ہی مصلحتِ دینی تھا جس پر علی المرتضیٰؓ اور سب صحابہ کرامؓ نے اجماع کیا۔ مگر ؎

چشم بد اندیش کہ بر کندہ باد
عیب نماید بہ نگاہش ہنر

یہ خبثاء خذلہم اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ کو ایذا نہیں دیتے بلکہ اللہ و رسول کو ایذاء دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔

من اذاهم فقداذانی و من اذانی فقد اذی الله و من اذی الله فیو شك الله ان یاخذه و العیاذ بالله تعالیٰ۔ والله تعالیٰ اعلم۔

''جس نے صحابہ کرامؓ کو ایذاء دی اس نے مجھے ایذاء دیا اور جس نے مجھے ایذاء دی اس نے اللہ کو ایذاء دی اور جس نے اللہ کو ایذاء دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرے!(کتبہ عبدۃ المذہب احمد رضا عفی عنہ بمحمد نِ المصطفیٰ ﷺ۔ (احکامِ شریعت ص ۱۰۴ حصہ اول مطبوعہ من جانب مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی)

پیارے سُنی بھائیو! خدا کے لئے رافضیت، سبائیت و تبرائیت اور بغض معاویہؓ کی خاص علامت اس ''ملعون رسم'' سے اپنے گھروں کو اور اپنے تمام متعلقین اہل اسلام کو بچاؤ۔ اور حضور ﷺ کے معزز برادرِ نسبتی (سالے) نیز حضور علیہ السلام اور امام چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے، کاتب الوحی اور امام پنجم سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے استعفیٰ کے بعد پوری امت کے متفق علیہ خلیفہ عادل و راشد امام ششم سیدنا امیر معاویہ سلام اللہ و رضوانہ علیہ کی توہین کے ذریعے حضور علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین جیسے ''ملعون فعل'' کے مرتکب ہو کر خدا کے غضب کو مت دعوت دو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ازواج و اصحاب رسول علیہم السلام والرضوان کی سچی محبت نصیب فرمائیں اور دوسری تمام بدعات کی طرح اس ''رسم بد'' سے بطور خاص محفوظ رکھیں۔ آمین، ثم آمین۔ وما علینا الا البلاغ المبین